سوال

راویوں سے مقارنہ کرتے ہوئے روایت حدیث کی تعداد کیا ہے ؟ اور کیا یہ صحیح ہے کہ ضعیف راویوں کی کثرت کے باوجود کوئی روایت ضعیف نہیں ؟

جواب

الحمد للہ

روایات اور راویوں کی تعداد میں مقارنہ بہت ہی مشکل ہے اس لیے کہ ایک حدیث کو بعض اوقات راویوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے ، اور اسی طرح ایک راوی احادیث کی ایک بڑی تعداد روایت کرتا ہے ۔

اور یہ کہنا کہ کوئی بھی روایت ضعیف نہیں یہ ایک ایسا قول ہے جو صحت سے عاری ہے کیونکہ راوی کی حالت اور عدل وضبط اور حفظ میں اس کے رتبہ وقدر کا اس کی راویات پر بھی اثر ہوتا ہے ۔

ہم آپ کے سامنے اس کی مثالیں پیش کرتے ہیں :

اول :

(اپنی میتوں پر سورۃ یس پڑھا کرو) اس حدیث کو ابوداود اور ابن ماجہ نے سلیمان التیمی عن عثمان عن ابیہ عن معقل بن یسار کی سند سے روایت کیا ہے ، تو اب یہ حدیث ابو عثمان اور اس کے باپ دونوں کے مجھول ہونے کی بنا پر ضعیف ہے ۔ دیکھیں ارواء الغلیل (150/3) حدیث نمبر (588) ۔

دوم :

(والدہ اور اس کے بیٹے کو جدا نہ کیا جائے) اسے بیھقی نے حسین بن عبداللہ بن ضمرۃ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت کیا ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ حدیث ضعیف ہے ، اور حسین بن عبداللہ کے ضعیف ہونے سب کا اتفاق ہے ۔ دیکھیں المجموع (445/9) ۔

تو یہ احادیث ان کے راویوں کی بنا پر ضعیف قرار دی گئی ہیں ، اور بعض اوقات یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سند تو ضعیف ہو لیکن دوسری صحیح سند کے آجانے کی بنا پر حدیث صحیح ہو ۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سند صحیح ہو اور کسی علت کے ہونے کی بنا پر اس کا متن ضعیف ہو ۔

یہ ایک وسیع علم ہے جسے پڑھنے اور مشق کرنے کی ضرورت ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .